اردو نظم کا ارتقا

Subject : Urdu
Class : B.A. (Hons.) II
Topic : Urdu Nazm ka irtequa
Author : Dr. Fatahullah Quadri
Lecture Series No. : 10

نظم کا فن :

نظم وہ صنف شاعری ہے جس میں کسی خاص موضوع سے متعلق رابط و تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا گیا ہو، اس طرح نظم غزل کے برعکس ہوئی، غزل میں جہاں ہر شعر ایک مکمل اکائی ہوتا ہے وہیں نظم میں خیال کے اعتبار سے ایک تسلسل ہوتا ہے اور نظم کے تمام اشعار ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں۔ اس طرح غزل کو چھوڑ کر دیگر اصناف سخن سب نظم کے وارے میں شامل ہیں۔ شروع میں نظم گو شعرا نے فنی روایت اور ضابطوں کی پابندی کرتے ہوئے نظمیں کہیں لیکن بعد میں سیاسی اور تعلیمی و تہذیبی تبدیلیوں اور مغربی شاعری کا اثر قبول کرنے کی وجہ سے نظم کے روایتی اسلوب میں کافی تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ یہ تبدیلیاں نظم میں پیش کئے جانے والے موضوعات وخیالات میں بھی نظر آتی ہیں اور اس کی نئی ساخت میں بھی۔ چنانچہ انیسویں صدی ہی میں ایسی نظمیں لکھی گئیں جو قافیہ وردیف سے آزاد تھیں اور اپنے موضوعات وخیالات کے اعتبار سے بھی قدیم شعرا کی نظموں سے یکسر جداگانہ اور مختلف تھیں، اس قسم کی نظموں کو نظم معری اور نظم آزاد کہا جاتا ہے۔

نظم کا ارتقا :

اردو نظم نگاری کی تاریخ وہی ہے جو اردو شاعری کی ہے، دکنی شاعری میں بہترین اخلاقی اور صوفیانہ نظمیں لکھی گئیں، قلی قطب شاہ کی نظمیں خاص سے قابل ذکر ہیں، جو اپنے ہندوستانی عناصر اور جوش اظہار کی وجہ سے اردو شاعری کا قیمتی سرمایہ ہیں، شمالی ہند میں نظم نگاری کے نمونے افضل جھنجھانوی اور جعفر زٹلی کی شاعری میں ملتے ہیں۔ جعفر زٹلی نے زندگی کی پریشان حالی اور دہلی کی تباہی کی تصویر بڑے اچھے انداز میں پیش کی ہے۔ اس کے بعد فائز دہلوی، حاتم، آبرو، شاکر ناجی اور میر وسودا کا نام آتا ہے۔ ان تمام شعراء نے مخمس، شہر آشوب، مثنوی اور ہجو کی شکل میں جو شعری سرمایہ چھوڑا ہے، اس میں مسائل حیات سے آگہی کا احساس ہوتا ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ تمام شعرا نظم کے فنی آداب سے آشنا تھے اور انھوں نے بڑی حد تک اپنی نظموں میں وحدت تاثر اور تعمیری حسن ملحوظ رکھا۔

اردو نظم کے سرمائے میں سب سے زیادہ اضافہ نظیر اکبر آبادی نے کیا۔ ان کی نظموں میں بڑا تنوع اور وسعت ہے۔ نظیرؔ

نے ہر طبقے کے انسان اور اس کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ان کے یہاں صحیح معنوں میں ہندوستانی تہذیب کی روح جلوہ گر نظر آتی ہیں۔آزاد، حالی اور شبلی نے اردو نظم کو نیا پیرہن عطا کیا۔آزاد اور حالی نے انجمن پنجاب لاہور کی بنیاد رکھ کر اردو نظم نگاری کو ایک تحریک کی شکل دی اور اردو نظم انسانی زندگی کے معاملات و مسائل کا مظہر بن گئی۔شبلی نے اپنی نظموں میں مسجد کانپور کی شہادت کے المیہ اور ترکوں پر توڑے جانے والے مظالم کو اپنا موضوع بنا کر اردو نظم کو نئی سمت دی۔چکبست اور سرور جہاں آبادی نے اردو نظم میں جب الوطنی کے چراغ روشن کئے۔اکبر الہ آبادی نے اپنی طنز و مزاح آمیز شاعری سے مغربی تہذیب پر نشتر چلائے۔اقبال نے اپنی نظموں کے ذریعہ سوتی ہوئی قوم کو جگانے کی کوشش کی اور اپنی گرانقدر نظموں کے ذریعہ اردو شاعری کو وزن اور وقار عطا کیا۔جوش نے اپنی رومانی اور انقلابی نظموں سے اردو شاعری کو نئی جہت سے آشنا کیا۔ان شعرا کے علاوہ نظم طباطبائی، شوق قدوائی، صفی لکھنوی اور ظفر علی خاں وغیرہ نے اردو نظم کے کارواں کو آگے بڑھایا۔ترقی پسند شعرا نے بھی اپنے مخصوص فلسفہ کی ترجمانی کے لئے اردو نظم کا سہارا لیا۔یہ صحیح ہے کے زیادہ تر ترقی پسند شعرا جوش میں نظم نگاری کے فنی آداب کو ملحوظ نہیں رکھ سکے پھر بھی ان شعرا کی کاوشوں سے نظم نگاری میں تنوع اور بوقلمونی پیدا ہوئی اور ہر طرح کے موضوعات کو نظموں میں پیش کیا جانے لگا۔فیضؔ، فراقؔ، مجروحؔ، جمیلؔ، مظہریؔ، اختر الایمانؔ، احسان دانشؔ اور خلیل الرحمٰنؔ اعظمی کا نام اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ پیش کیا جاسکتا ہے۔۱۹۶۰ء کے بعد کی دہائی میں تجدد پسندی کی تحریک نے اردو نظم کو ایک نیا موڑ دیا۔اس تحریک سے وابستہ شعرا نے نظم کو اپنے اندرونی احساسات اور کوائف کا ترجمان بنایا۔انھوں نے علامت نگاری اور انوکھی تشبیہات و استعارات کے ذریعہ اردو نظم کو نیا رنگ و آہنگ دینا چاہا۔یہ اور بات ہے کہ ان شعرا کی کوششوں سے اردو نظم کا رشتہ عام قاری سے کٹ گیا اور اپنی تہہ دار معنویت کی وجہ سے وہ نقادوں اور دانشوروں کے دائرے تک سمٹ کر رہ گئی ہے۔ان جدید نظم نگاروں میں یوسف ظفرؔ، مجید احمدؔ، کمار پاشیؔ، بلراج منیراؔ، عمیق حنفیؔ، اور وزیر آغا وغیرہ کے نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔اردو نظم کا سفر ابھی جاری ہے نظم گو شعرا طرح طرح کے فنی تجربے کر رہے ہیں۔یہ صحیح ہے کہ تجربے کے نام پر بہت سی ایسی نظمیں لکھی جا رہی ہیں جو نظم کے فنی معیار پر کسی طرح پوری نہیں اترتیں لیکن بہت سے شعرا نے اپنے تجربوں میں اردو زبان کے مخصوص مزاج کو پیش نظر رکھا اور فن کے سرے کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ان شعرا کی نظمیں یقیناً اردو شاعری کا قیمتی سرمایہ ثابت ہوں گی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁